نوحہ ہمشکل پیغمبرؐ

مولانا ذاخرؔ اجتہادی

ماں کا نالہ لاش تک آتا ہے، اکبرؑ، گھر میں آؤ
ہجر کوئی یوں بھی اٹھواتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

ماں کے ہوتے دوسرا تیمارداری کیوں کرے
دردِ دل کروٹ بدلواتا ہے، اکبرؑ، گھر میں آؤ

صدقہ جاؤں، کی وفا عہدِ جوانی نے نہ کچھ
کوئی اتنا جلد مر جاتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

تم تپاں مقتل میں ہو اور ماں ہے ڈیوڑھی پر تپاں
میری جاں، الفت میں فرق آتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

در پہ خیمہ کے ہے اک عرصہ سے لیلیٰ منتظر
یوں کوئی ماں سے بگڑ جاتا ہے اکبر گھر میں آؤ

زخم میرے پالنے کا دے رہے ہیں یہ صلہ
دودھ خوں ہوکر بہا جاتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

تم سے ملنا کیا مری جاں، میری قسمت میں نہیں
دل مرا کاہے کو گھبراتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

تم سلامت گر نہیں تو نور آنکھوں میں نہیں
یہ چراغ اب گل ہوا جاتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

خیمہ کے در پر تھا اے ذاخرؔ، یہ لیلیٰ کا بیاں
کوئی اتنی راہ دکھلاتا ہے اکبرؑ، گھر میں آؤ

سلام

شاعر اُمّی سید صادق علی ''چھنگا صاحب'' حسینؔ جائسی

شہہ چلے ہیں رن میں تیغیں تن پہ کھانے کے لئے
امتِ محبوبِ حق کو بخشوانے کے لئے

ظالمو، جن سے کہ ہے پر نور قبرِ مصطفیٰؐ
آئے ہو تم ان چراغوں کو بجھانے کے لئے

اڑ رہا ہے رنگ رخ کا کانپتے ہیں دونوں ہاتھ
شہہؑ چلے ہیں لاشِ اکبرؑ یوں اٹھانے کے لئے

بابِ خیبر کو تکاں دے کر یہ کہتے ہیں علیؑ
در کیا کیوں بند قوت آزمانے کے لئے

خواب گہہ میں صبح عاشور آ کے ماں نے یہ کہا
دو اذاں اکبرؑ، میں آئی ہوں جگانے کے لئے

وقت آخر کیوں نہ بڑھ جاتا علیؑ اصغر کا حسن
تیر کھایا تھا گلے پر مسکرانے کے لئے

خیمۂ عصمت میں سب روتے ہیں اک کہرام ہے
عونؑ وجعفرؑ آئے ہیں مقتل میں جانے کے لئے

تربتِ اصغرؑ کے تر کرنے کو تھے اشکِ حسینؑ
اور آہوں کا دھواں تھا شامیانے کے لئے

کہتے تھے عباسؑ فوجِ شام سے للکار کر
روک لو آئے ہیں ہم دریا پہ جانے کے لئے

مصطفیٰؐ کو نذر کیا دے گا جناں میں اے حسینؔ
رو غمِ شبیرؑ میں موتی بنانے کے لئے